اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ

غلام قادیانی

نمبر ۱۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں دوبار

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (سنہ ۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۴ | مورخہ ۸ اکتوبر سنہ ۱۹۲۶ء | یوم جمعہ | مطابق ۳۰ ربیع الاول سنہ ١٣٤٣ھ | نمبر ۲۹

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت صاحب تشریف لا رہے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ انشاءاللہ العزیز ۱۰ اکتوبر کو براہ راست موٹر پر قادیان تشریف لائینگے اس لئے ۷ اکتوبر کے بعد کوئی خط اور ۸ اکتوبر کے بعد کوئی تار ڈلہوزی نہ بھیجیں۔

ذوالفقار علیخان قائمقام ناظر امور عامہ

تکمیل قصر خلافت

حضور کا مکان نو تعمیر اب بفضلہ تعالیٰ پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا ہے مولوی فضل الٰہی صاحب سرگودہ والے نے اپنے فرائض متعلقہ محنت و محبت سے ادا کرنے کی کوشش کی۔ جزاہم اللہ احسن الجزا

مولانا شیر علی صاحب امیر لوکل جماعت احمدیہ بخیرو عافیت ہیں ۔

لنڈن میں احمدیہ مسجد

مبارک ہو تمہیں لنڈن میں مسجد کا بنا کرنا
زمین کفر میں اللہ اکبر کی ندا کرنا
خدا کی راہ پر بس ایک تم ہی چلنے والے ہو
کہ آساں جانتے ہو مال کیا جاں کو فدا کرنا

(صاحبزادہ شریف احمد)

جو دیکھیں گے لنڈن میں مسجد ہماری
رقیبوں کا چھلنی جگر دیکھ لینا
منارے پہ چڑھ کر اذاں دینگے جب ہم
جھکا دینگے یورپ کا سر دیکھ لینا

(درد)

بانی مسجد لنڈن ہے مسیح موعودؑ ثانی
مسجد اقصیٰ ہے یہ مغرب کی کلید
للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

(میر محمد اسمٰعیل)

افتتاح مسجد احمدیہ لنڈن کی تقریب

(تار بنام الفضل)

وہ مسجد جو لنڈن میں سب سے پہلی مسجد ہے۔ وہ مسجد جو جماعت احمدیہ کے ایثار و قربانی کی پیکر خوشنما ہے۔ وہ مسجد جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے دست مبارک سے اکتوبر ۱۹۲۴ء میں اپنا سنگ بنیاد رکھے جانے کے فخر سے ممتاز ہے۔ وہ مسجد جو شرفاء و نجباء کے سواد اعظم کو اپنی تقریب تاسیس و رسم بنا پر کھینچ لانے والی ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ اس خدائے قدوس کے فضل و رحم سے پایہ تکمیل کو پہنچ گئی ہے کہ جس کا نام بلند کرنے کے لئے اس کی تعمیر ہوئی۔ انگلستان کی نامور ہستیوں نے خواہشات سے پُر اور آرزوؤں سے لبریز دل کے ساتھ تجویز پیش کی۔ کہ ہز میجسٹی سلطان نجد و شاہ حجاز کی خدمت میں یہ خواہش ظاہر کی جائے کہ وہ اس مجلس کی صدارت کے لئے جو خدا کے گھر کی تقریب افتتاح پر قائم کی جائیگی۔ اپنے کسی فرزند ارجمند کو لنڈن بھیجیں۔ چنانچہ ہز میجسٹی سلطان نجد نے یہ درخواست مہربانی سے قبول فرماتے ہوئے خالق کونین کے گھر کے افتتاح کے لئے اپنے فرزند امیر فیصل وائسرائے مکہ کو انگلینڈ بھیجا جو جدہ کے برٹش قنصل کو ہمراہ لئے ۲۳ ستمبر ۱۹۲۶ء کو لنڈن پہنچ گئے۔ پڈنگٹن ریلوے سٹیشن پر ان کا دلی جوش و مسرت کے ساتھ شایان شان استقبال کیا گیا۔ کیا پریس اور کیا پبلک سب کے سب افتتاح مسجد میں گہری دلچسپی لے رہے ہیں۔ سات لارڈوں۔ دس پارلیمنٹ کے ممبروں اور کثیر التعداد اُمراء و رؤساء نے امام مسجد لنڈن جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد کی اس دعوت کو قبول فرمالیا۔ جو بہ تقریب رسم افتتاح مسجد قدم رنجہ فرمانے کے لئے انہیں دی۔

بہت سے ایسے شرفاء و معززین ہیں جو کسی عذر کی وجہ سے شریک تقریب نہ ہوسکتے تھے انہوں نے ہمدردی۔ خیر خواہی۔ ترقی۔ اقبالمندی اور کامرانی کی خواہشات کا اظہار فرمایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے امام مسجد لنڈن مولوی عبدالرحیم صاحب درد کو صدر جلسہ اور تمام مہمانوں کی خوش آمدید کے متعلق کہ جنھوں نے از راہ مہربانی اس تقریب سعید پر قدم رنجہ فرمانے کی تکلیف گوارا فرمائی۔ ایک طویل برقی پیغام بھیجا ہے۔ جس میں آپ نے اسلام کے لئے صلائے عام دیتے ہوئے مغرب سے پُر زور اپیل کی ہے۔ کہ وہ اسلام کی پُر امن تعلیم کا ربقۂ اطاعت اپنے گلوں میں پہنے۔

احمدیہ مسجد لنڈن کا افتتاح ہو گیا

ریوٹر کا تار مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۲۶ء جو سول ملٹری گزٹ میں شائع ہوا ہے مظہر ہے:-

مسلمانوں کے احمدیہ فرقہ کی عرصہ دراز سے کوشش تھی۔ کہ انگلستان میں ایک قابل قدر مرکز قائم کریں یہ کوشش آج بارآور ہوئی اور ساؤتھ فیلڈ میں مسجد کا افتتاح ہو گیا اس تقریب پر تمام روئے زمین کے مسلمانوں کا جم غفیر موجود تھا پارلیمنٹ کے ممبر اور ان کے علاوہ کئی دیگر عظیم القدر اصحاب بھی مسجد کی رسم افتتاح کی صدارت امیر فیصل بن سلطان حجاز نے کرنی تھی یہ سنکر مسلمانوں میں مایوسی ہو گئی۔ کہ امیر فیصل موقعہ پر حاضر نہ ہو سکیں گے سر شیخ عبدالقادر صاحب پنجاب گورنمنٹ کے سابق وزیر فرض صدارت بجالائے انہوں نے بیان کیا میں اُمید کرتا ہوں کہ یہ مسجد صرف آغاز ہے اس شاندار روحانی مسجد کا جو سرزمین مغرب عنقریب بننے والی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
یوم جمعہ۔ قادیان دارالامان۔ ۸ر اکتوبر ۱۹۲۶ء

سوتھ فیلڈ لنڈن میں سب سے پہلی مسجد بنا کردہ جماعت احمدیہ قادیان

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بتکدہ انگلستان میں وحدہٗ لاشریک کا پہلا گھر صرف اسی کی عبادت کے لئے مکمل ہو گیا یہ وہی مسجد مبارک ہے۔ جس کا سنگ بنیاد ۱۹ر اکتوبر ۱۹۲۴ء کو حضرت خلیفۃ المسیح (الثانی) ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنے ہاتھ سے معززین کی ایک جماعت کے ساتھ نصب فرمایا اور ذیل کا کتبہ لگایا:-

"پُر وسیع توقعات اور امیدوں سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ میں مرزا بشیر الدین محمود احمدؐ خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ جس کا مرکز قادیان (پنجاب) ہندوستان ہے رضائے خدا کی رضا کے حصول کے لئے اور اس غرض سے کہ خدا کا ذکر انگلستان میں بلند ہو۔ اور انگلستان کے لوگ بھی اس برکت سے حصہ پاویں۔ جو ہمیں ملی ہے۔ آج ۲۰ر ربیع الاول ۱۳۴۳ء ہجری المقدس کو اس مسجد کی بنیاد رکھتا ہوں۔ اور خدا سے دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ تمام جماعت احمدیہ کے مردوں اور عورتوں کی اس ادنیٰ کوشش کو قبول فرماوے اور اس مسجد کی آبادی کے سامان پیدا کرے۔ اور ہمیشہ کے لئے اس مسجد کو نیکی۔ تقویٰ۔ انصاف اور محبت کے خیالات پھیلانے کا مرکز بنائے۔ اور یہ جگہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت احمد مسیح موعود نبی اللہ بروز محمدؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نورانی کرنوں کو اس ملک اور دوسرے ملکوں میں پھیلانے کے لئے رُوحانی سورج کا کام دے۔ اے خدا ایسا ہی کر۔ ۱۹ر اکتوبر ۱۹۲۴ء فقط۔"

اس کتبہ ہی سے وہ غرض و غایت ظاہر ہے۔ جو مسجد کے بنا کرنے میں مدنظر ہے۔ چنانچہ حضور نے اپنی تقریر میں بھی یہ امر ظاہر کر دیا تھا۔ ارشاد فرمایا:-

"پیشتر اس کے کہ میں اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھوں۔ میں اس امر کا اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ مسجد صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہے۔ تاکہ دُنیا میں خدا تعالیٰ کی محبت قائم ہو۔ اور لوگ مذہب کی طرف جس کے بغیر حقیقی امن اور حقیقی ترقی نہیں۔ متوجہ ہوں اور ہم کسی شخص کو جو خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہے ہرگز اس میں عبادت کرنے سے نہیں روکیں گے۔ بشرطیکہ وہ ان قواعد کی پابندی کرے۔ جو اس کے منتظم انتظام کے لئے مقرر کریں۔ اور بشرطیکہ وہ ان لوگوں کی عبادت میں مخل نہ ہوں۔ جو اپنی مذہبی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اس مسجد کو بناتے ہیں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ یہ رواداری کی رُوح جو اس مسجد کے ذریعہ سے پیدا کی جاویگی۔ دنیا سے فتنہ و فساد دور کرنے اور امن و امان کے قیام میں بہت مدد دیگی۔ اور وہ دن جلد آ جائینگے جبکہ لوگ جنگ و جدال کو ترک کر کے محبت اور پیار سے آپس میں رہینگے۔ اور سب دنیا اس امر کو محسوس کریگی کہ جب سب بنی نوع انسان کا خالق ایک ہی ہے۔ تو ان کو آپس میں بھائیوں اور بہنوں سے بھی زیادہ محبت اور پیار سے رہنا چاہیئے۔ اور بجائے ایک دوسرے کی ترقی میں روک بننے کے ایک دوسرے کو ترقی کرنے کے لئے مدد دینی چاہیئے۔ کیونکہ جس طرح باپ کبھی پسند نہیں کرتا۔ کہ اس کے بچے آپس میں لڑتے رہیں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ بھی کبھی پسند نہیں کرتا۔ کہ اس کی مخلوق آپس کے جنگ و جدال میں مشغول رہے۔

درحقیقت کل جھگڑے خدا تعالیٰ سے دوری کا نتیجہ ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اسی غرض سے دنیا میں بھیجا ہے کہ وہ لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ کریں۔ تاکہ باہمی اختلافات پر نظر ہٹ کر موجبات اتحاد کی طرف لوگوں کی توجہ پھر جائے۔ پس جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام ان نسلی جنگوں اور سیاسی جنگوں کو مٹانے میں کوشاں رہے گی۔

ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ہر ملک و مذہب کے نیک دل لوگ ان کوششوں میں اس کے مددگار ہوں گے۔ اور اس کے آثار بھی نظر آ رہے ہیں۔ جیسا کہ اسوقت مختلف مذاہب اور مختلف اقوام کے معزز لوگوں کے اجتماع سے ظاہر ہے۔"

یہ نیت یہ ارادہ ضرور تھا کہ بار آور ہو۔ الحمد للہ ایسے حالات میں کہ مالی حالت اجازت نہیں دیتی تھی۔ اور غیر کے سامنے دست سوال دراز کرنا بھی مقصود نہ تھا کہ ایسے اسباب بہم پہنچ گئے کہ تمام مشکلات دُور ہو گئیں۔ اور اب ہم عنقریب اس مسجد کے افتتاح کا مژدہ ناظرین کرام تک پہنچانیوالے ہیں۔

یہ مسجد یورپ کی سعادتمند روحوں کو اپنی طرف کھینچ رہی ہے چنانچہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی جو خوش قسمتی سے ان دنوں لنڈن میں موجود ہیں اپنے مکتوب میں رقمطراز ہیں:-

"مسجد کے تعمیر ہو جانے سے یہاں لوگوں میں دلچسپی اور شوق بڑھ رہا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ یہ شوق فی الحال ایک قسم کی عجوبہ پرستی کا رنگ رکھتا ہے۔ لیکن رفتہ رفتہ سعید روحوں کو اپنی طرف لانے کا موجب ہو جائیگا۔ میں ایک روز مولانا درد کے ساتھ سابق گورنر پنجاب کے مکان پر تھا۔ ان ایام میں ٹمبلڈن میں ٹینس کا میچ ہو رہا تھا۔ ملکہ معظم بھی اس کے دیکھنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ گورنر صاحب بھی اپنی لیڈی کو لیکر جایا کرتے تھے۔ بیٹھتے ہی جو بات انہوں نے کہی تھی وہ یہ تھی کہ آپ کی مسجد بہت ہی خوبصورت اور دلکش ہے۔ میں اپنی بیوی سمیت ریل میں گذر رہا تھا۔ دیکھ کر ہم اس کو بے خود ہو گئے۔ کہ جا کر دیکھنا چاہیئے۔ میں نے کہا کہ آپ تشریف لائیں یہ تو ایک مثال ہی ہے۔ لیکن مجھے متعدد اشخاص نے پارک میں بارہا کہا ہے۔ کہ وہ ریل میں سے گذرے ہیں اور اسکو دیکھکر بے اختیار دیکھنے کو جی چاہتا ہے۔ اور مولانا درد صاحب کہتے ہیں کہ متعدد اشخاص آتے ہیں۔ اور وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے ضبط نہیں ہو سکا۔ اس کے دیکھنے کے لئے ہم مجبور ہو گئے"

غرض ایک ہوا چل رہی ہے۔ اور مسجد کے بن جانے کو ہم تو ایک معجزہ سمجھتے ہیں۔ ان ایام میں جب ہمارے پاس روپیہ موجود تھا۔ یہ بن نہ سکی۔ اور ایسی حالت میں کہ روپیہ کی طرف سے پوری فراغت اور سہولت نہ تھی۔ وہ طیار ہو گئی۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی ہے۔

میرے ایک پرانے دوست گذشتہ سفر میں ذرنگ جہاز پر مجھے کہتے تھے۔ کہ انگلستان کے سفر کا کیا نتیجہ ہوا؟ اس قدر روپیہ خرچ کرنے کا کیا مطلب تھا؟ میں نے اس وقت انکو یہی کہا تھا۔ کہ وقت اس کا فیصلہ کریگا۔ ایک سطحی نظر کا فلاسفر شاید ایک زمیندار کو دیکھ کر کہدے کہ اچھا اور بہتر غلہ امید موہوم پر زمین میں دفن کر آیا۔ لیکن وقت آتا ہے۔ کہ ایک خرمن وہ اپنے گھر لاتا ہے۔ آج یہ روپیہ ان لوگوں کو جو اپنے آپکو ماہر اقتصادیات سمجھتے ہیں۔ رائگان معلوم ہوتا ہے۔ آپ دیکھ لینگے۔ کہ کیا پھل لاتا ہے۔ اسوقت قبل از وقت ہے۔

اس کا پہلا نتیجہ تو یہ مسجد ہے۔ لنڈن کی مسجد کے لئے دنیا کی حکومتوں میں سے (جو اسلامی حکومتیں کہلاتی تھیں) کسی کو

توفیق نہ ملی۔ سیاسی مسلمان لیڈروں نے روپیہ جمع کیا۔ وہ نہ بنا سکے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دور بین آنکھ نے اسے دیکھا۔ اور خدا کی مشیت مذہبی کانفرنس کے انعقاد کی صورت پیدا کرتی ہے۔ وہ وہاں جاتا ہے۔ اور اس مسجد (مسجد الفضل) کی بنیاد رکھ دیتا ہے۔ اور اس کے سفر کے دو سال کے اندر ہی مسجد تیار ہو جاتی ہے۔"

اللہ تعالیٰ وہ دن بہت جلد لائے۔ کہ یہ مسجد یورپ میں اشاعت اسلام کا مرکز ہو۔ اور اس خدا کے گھر سے وہ نور پھیلے۔ جو روحوں کو منور کر کے اس نور السموات و الارض سے متصل کرتا ہے۔

(اللّٰھم آمین)

مسلمانان عہد حاضرہ کی حالت

"آج کل کے مسلمانوں کی حالت کیا ہے؟ اس کا سطحی خاکہ مختصراً یہ ہے۔ کہ وہ امور جن کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔ ان پر جان دینا شہادت سمجھتے ہیں۔ مگر جہاں اسلام کی حقیقت مٹتی جا رہی ہو۔ اس کے متعلق کوئی زبان تک نہیں ہلاتا اس وقت مسلمان جس قدر تعلیم نبوی و اخلاق حمیدہ و اسوہ حسنہ سے بے بہرہ ہیں۔ اور بدعت و شرک کفر و نفاق۔ مظالم و معاصی میں گرفتار ہیں۔ اس کا بیان کرنا ضروری نہیں۔ شر و فساد۔ جھوٹ۔ فریب۔ دغا بازی۔ مکاری۔ حرام کاری۔ غرضکہ کونسی برائی ہے۔ جو ہم میں نہیں ہے پھر طرہ یہ کہ ہم اپنے کو اس ذات گرامی صفات سے منسوب کرتے ہیں۔ جس کی بابت کہا گیا ہے:۔ کان خلقہ القرآن ان کا خلق قرآن ہے (حضرت عائشہ رضی) جس کے اخلاق کی نسبت قرآن مجید ناطق ہے:۔ انک لعلیٰ خلق عظیم۔ تو ایک بلند اور برتر خلق پر ہے۔ اور وکان فضل اللہ علیک عظیماً۔ اور اللہ کا فضل عظیم تجھ پر بہت ہے۔

پھر ہم کس منہ سے اپنے کو ایسی ذات سے وابستہ کریں جبکہ ہم پیرو نہیں ہیں۔ ہم کو دعویٰ ہے کہ ہم مسلمان ہیں۔ لیکن ہمارے کام مسلمانوں کے نہیں۔" (مدینہ ۲۱/۲۵ ستمبر)

آہ! کیا ہی جگر دوز خاکہ ہے۔ جو معاصر مدینہ نے اپنی ۲۱/۲۵ ستمبر کی اشاعت میں مسلمانان عہد حاضرہ کی حالت زبون کا کھینچا ہے۔ درد اٹھتا ہے اس حالت کو دیکھ کر کیا تو وہ انتہائی عروج اور یا یہ بخت زوال کہ ننگ اسلام ہی نہیں۔ ننگ زماں بھی ہو گئے۔ کیا اس حالت پر پہنچ کر بھی اس طرف توجہ نہ کی جائیگی کہ کھوئی ہوئی سطوت۔ پامال شدہ امارت۔ گئی ہوئی غیرت اور مٹی ہوئی حمیت کا ایک واحد آسمانی علاج بھی ہے۔ جو ایسا بھی ہے۔ کہ تیر اگر اپنے ہدف سے خطا کر جائے تو کر جائے لیکن وہ علاج ہرگز خطا نہیں کر سکتا اور وہ علاج یہی ہے کہ سب اس مسیح کے جھنڈے تلے آ جمع ہو دیں۔ جسے خدا نے بھیجا ہی اسی لئے ہے۔ کہ وہ "مسلماں را مسلماں باز کردند" کا نقشہ پیدا کر دے۔

اگر خواہی نجات از مستی نفس
بیا در ذیل مستان محمدؐ

زمیندار مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۲۶ء افکار و حوادث کے کالموں میں ایک واقعہ کے شروع کرنے کے لئے تمہید باندھتا ہوا تحریر کرتا ہے:۔

"بزرگ اور ولی صرف وہ ہے۔ جو خدا اور رسول کے حکم پر چلے۔ اور لوگوں کو بھی ان احکام کی پابندی کی ترغیب دے۔ ایسے مقدس بزرگوں کی صحبت میں قلوب کے زنگ اتر جاتے ہیں۔ ایک روحانی کیف و سرور حاصل ہوتا ہے۔ اور عبادت الٰہی میں لذت آنے لگتی ہے۔"

پھر اس واقعہ کو بیان کرنے کے بعد جو عبارت آرائی کی ہے۔ اس میں یہ جملہ بھی لکھتا ہے:۔

"خدائی اور شیطانی اثرات میں امتیاز کرنے کا صرف یہی طریق ہے۔ کہ شریعت غرائے مصطفوی کو معیار قرار دیا جائے۔"

کیا زمیندار ہمیں اجازت دیگا۔ کہ ہم اس کی خدمت میں یہ التماس کریں۔ کہ وہ اسی معیار پر اس ولی بلکہ ولیوں سے بھی بڑے اور بہت بڑے کو پرکھ لے۔ جس کی مخالفت میں وہ ہر وقت کمر بستہ رہا اور ہے۔ اگر حرف انکار ہے۔ تو پھر کیا ہمیں بتایا جائے گا۔ کہ شریعت غرائے مصطفوی کے برخلاف وہ خود کبھی چلا یا چلنے کی اس نے اپنے متبعین کو تعلیم دی۔ اگر نہیں۔ تو پھر لاریب سچ ہے۔ کہ ایسے مقدس بزرگ کی صحبت میں کہ جو دنیا میں ولی بلکہ ولی سے بھی بڑا یعنی نبی بن کے آیا قلوب کے زنگ اتر جاتے ہیں۔ ایک روحانی کیف و سرور حاصل ہوتا ہے اور عبادت الٰہی میں لذت آتی ہے۔ کیا زمیندار اس بات کا تجربہ کرنے کے لئے آمادہ ہو سکیگا۔ کہ یہ سب باتیں اس وجود باجود سے ہویدا و آشکار ہیں یا نہیں۔ اسی سے اسے خدائی اور شیطانی اثرات کا بھی اس کی ذات بابرکات کے متعلق اندازہ ہو جائے گا۔ کہ کیا اس کے پاس بیٹھنے سے شیطانی اثرات کا قبضہ ہوتا ہے یا خدائی اثرات کا استیلاء۔ زمیندار پر واضح رہے کہ یہ ایک خدا نما وجود تھا جسے خدا نے جری اللہ کا لقب دیا۔ اور شیطان کے ساتھ آخری جنگ کے لئے دنیا میں بھیجا۔ اس کے پاس بیٹھنے سے شیطانی اثرات کا فور اور خدائی اثرات کا ظہور ہوتا ہے۔

ہر طرف یہ آفت جان ہاتھ پھیلائے کھڑی

ہمعصر تیج اپنی اشاعت ۲۵ ستمبر ۱۹۲۶ء میں زمانہ نوح کی یاد پیدا کرا دینے والے ان سیلابوں کا جنھوں نے حال ہی میں طول و عرض ہند میں عام تباہی پیدا کر دی۔ زیر عنوان "سیلاب سے تباہی" سرسری طور پر ان الفاظ میں ذکر کرتا ہے:۔

"اول تو بارشیں اس قدر کم ہوئیں۔ کہ لوگوں میں قریب قریب مایوسی پیدا ہونے لگ گئی تھی۔ لیکن جب بارشوں کا تانتا بندھا تو ایسا کہ رحمت قہر بن گئی۔ پنجاب۔ سی۔ پی اور بنگال تینوں صوبے قیامت خیز طوفان سے چیخ اٹھے ہیں۔ راولپنڈی۔ اٹک۔ کراچی۔ میدنا پور۔ جبل پور وغیرہ مقامات میں اگرچہ نقصان جان زیادہ نہیں ہوا لیکن مالی نقصان اس قدر ہوا ہے کہ وہاں کے خانماں برباد لوگ قدرت کے اس قہر کو کبھی نہ بھول سکینگے۔ مکانات مسمار ہو گئے۔ فصلیں تباہ ہو گئیں۔ ہر طرف تباہی و بربادی کا منظر ہے۔ ان بدبخت سیلاب زدگان سے جتنا اظہار ہمدردی کیا جائے وہ غیر مکتفی اور ان کی جتنی امداد کی جائے۔ تھوڑی ہے۔" (تیج ۲۵ ستمبر)

لیکن یہ صرف ہندوستان ہی نہیں کہ باد و باراں کے طوفانوں اور ندی نالوں کی ہیبت ناک طغیانیوں سے برباد و تباہ ہو رہا ہو۔ بلکہ ہندوستان سے باہر تمام کا تمام خطہ ارض بھی اس کا شکار ہو رہا ہے۔ جاپان۔ امریکہ اور بعض دیگر ممالک کی قیامت زا تباہیوں کا حال دنیا والوں پر ظاہر ہے۔ پس کیا یہ سب کیفیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک اہم پیشگوئی کے ان الفاظ پر کہ

"نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا"

مہر صداقت ثبت نہیں کر رہی؟ پھر کیا یہ ان انذاری الفاظ کی کھلی ہوئی تفسیر نہیں۔ جو اس پیشگوئی کے حامل ہیں:۔

"میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔"

یہ سب سیلاب اور طوفان خدا کے زور آور حملوں میں سے یقیناً ایک زبردست حملہ ہیں۔ کوئی ہے۔ جو اپنی جان پر ترس کھاتا ہوا اس پر غور کرے۔ اور اس خدا کی طرف جھک پڑے۔ کہ جس نے اپنے مامورین و مرسلین کی تکذیب کی تعزیر عذاب شدید ٹھہرائی ہے۔ جو جانوں کو ہلاک و مالوں کو تباہ اور آبادیوں کو ویران کر دیتی ہے۔

مشاہدات عرفانی

یا

لنڈنی چٹھی

(نمبر ۶)

خودکشی اور اس کے اسباب

یہاں خودکشی کی وارداتیں عام طور پر بڑھ رہی ہیں۔ اور اس کے اسباب مختلف ہوتے ہیں۔ زیادہ تر جنسی تعلقات میں ناکامی۔ مالی نامرادیاں اور امراض لاحقہ کا امتداد۔ میں نے ان حالات کا مطالعہ کیا۔ اور یہاں کے ذی علم لوگوں سے اس کے نتائج اور اثرات پر گفتگو کی ہے۔ بظاہر یہ معمولی واقعات نظر آتے ہیں لیکن ان کی تہ میں دراصل بزدلی۔ ناامیدی کی قوتیں کام کرتی ہیں۔ اور یہ خدا تعالےٰ پر ایمان نہ ہونے کا نتیجہ ہے۔ اس میں شک نہیں کہ قانون نے خودکشی کرنا ناجائز اور ایک جرم قرار دیا ہے۔ مگر اس جرم کی پاداش کا کوئی خوف ارتکاب کرنے والوں کو نہیں ہوتا وہ جانتے ہیں۔ کہ ارتکاب ہمارا اصل مقصود ہے۔ اور مرنے کے بعد دنیا کا کوئی قانون اثر نہیں کر سکتا۔ بعض اوقات اقدام تک ہی نوبت آتی ہے۔ اس صورت میں قانونی کارروائی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ مرتکب کے متعلق عارضی خلل دماغ کا فیصلہ صادر ہو جاتا ہے۔ اور اسے کسی ایسی انسٹی ٹیوشن میں بھیج دیا جاتا ہے۔ جہاں اس کا علاج کیا جاوے۔ یہ تو صورت واقعات ہے۔ میں نے جن ذی علم اصحاب سے اس مسئلہ پر گفتگو کی۔ انہوں نے تسلیم کیا۔ کہ حقیقت میں ناامیدی اور بزدلی ہی اس کے حقیقی اسباب ہیں۔ اور یہ دونو امراض محض خدا تعالےٰ کی زندہ اقتداروں پر ایمان لانے سے دور ہو سکتے ہیں۔ اسلام نے سب سے اول دنیا کو یہ تعلیم دی۔ کہ انسان کا اپنے نفس پر ایسا حق نہیں کہ وہ اسے ہلاک کر دے۔ اپنے نفس کے قتل میں بھی وہ قاتل ہی سمجھا جاوے گا۔ بلکہ اس کی حفاظت و بقاء کے لئے اس کے کچھ فرائض اور ذمہ داریاں ہیں جو ولنفسک علیک حق کہہ کر عائد کی گئی ہیں۔ اور پھر انسانی کمالات اور فضائل میں سے بعض ایسے ہیں۔ جن کا ظہور و نمود نہیں ہوتا۔ جب تک انسان مختلف قسم کے مشکلات اور تکالیف کا مقابلہ نہ کرے۔ ہمت بلند۔ استقلال جو عام اخلاقی خوبیاں ہیں۔ ان کے نشو و نما کے لئے مشکلات سے دوچار ہونا ضروری ہے۔ مغربی فلسفہ کے پوجاری پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھنا آسان سمجھتے ہیں۔ سمندروں میں کود پڑنا۔ بھڑکتے ہوئے آگ کے شعلوں میں سے دوسروں کو بچانے کے لئے اپنے آپ کو خطرات میں ڈال دینا بعض اوقات ان کے لئے بہت آسان ہے۔ لیکن ایک معمولی پیش آمدہ مشکل کا مقابلہ ان سے نہیں ہو سکتا۔ جیسے اعمال بعض اوقات علی العموم تہور کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ اور دوسرے کمی ایمان کا۔

چونکہ یوماً فیوماً خدا تعالےٰ کی ہستی پر ایمان کم ہو رہا ہے۔ اس لئے اس قسم کے واقعات عام طور پر بڑھتے جاتے ہیں۔ میں ان خودکشیوں کے واقعات اور ان کی تحقیقاتی عدالتوں کی روئداد کو پڑھتا ہوں۔ اور سر پکڑ کر بیٹھ جاتا ہوں۔ کہ یہ لوگ ہماری کس درجہ مدد کے محتاج ہیں۔ ہم خدا تعالےٰ پر ایمان رکھتے اور زندہ خدا کے پرستار ہیں۔ ہم نے اس کے تازہ بتازہ نشانات کو دیکھا ہے۔ مگر ہم ان لوگوں تک اس بشارت کے پہونچانے میں قاصر ہیں۔ ان لوگوں میں تڑپ ہے۔ اور وہ ایک صادقانہ طلب کے ساتھ توجہ کر سکتے ہیں۔ مگر ہمارے پاس اسباب نہیں۔

میرے ساتھ ان ایام میں ایک یہودی میاں بی بی کی خط و کتابت ہو رہی ہے۔ وہ دونو خدا تعالےٰ کی ہستی کے قائل نہیں۔ میں کوشش کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں راستہ دکھا دے۔ لیکن اس ایک مضمون پر مستقل لٹریچر ہمارے ہاتھ میں کوئی نہیں۔ جو ایسے لوگوں کو دیا جا سکے۔ کیا کوئی اہل قلم بزرگ اس موضوع پر انگریزی میں قلم اٹھائیں گے۔ اگر اور کچھ نہیں تو حضرت خلیفۃ المسیح کے مضمون ہستی باری تعالےٰ کو وسعت کے ساتھ ترجمہ کر کے ایک رسالہ لکھ دیا جاوے۔ اور کوئی دوست اسے چھپوا دے۔

مسجد الفضل کا افتتاح

اب وقت قریب آ گیا ہے۔ کہ وہ مسجد جس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۹۲۴ء کے اکتوبر کی ۱۹ ار تاریخ کو ۴ بجے دن کے رکھی تھی۔ جلد کھل جائے گی (اس وقت تک تقرر تاریخ نہیں ہوا۔ اس تاریخ کی توقع کیجاتی ہے۔) یا کم از کم اس مضمون کی اشاعت تک کھل جائے گی اللہ تعالےٰ کے بے حد احسانات میں سے یہ احسان خاکسار عرفانی پر ہے۔ کہ وہ مسجد کی بنیادی اینٹ رکھنے کے وقت موجود تھا۔ اور جب اس کی کھدائی کا کام شروع ہوا۔ تو اللہ تعالےٰ نے اس میں اسے اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی سعادت و عزت عطا فرمائی۔ مئی تک مسجد کے مکمل ہو کر کھل جانے کی توقع کی جاتی تھی۔ لیکن سٹرائیک اور موسمی تعطیلات نے اسے جولائی تک لمبا کر دیا۔ اور میں نے باوجود اپنی مالی مشکلات کے اس عزم کو فسخ نہ کیا۔ کہ اللہ تعالےٰ کے محض فضل سے مجھے موقعہ مل رہا ہے۔ اسے ترک نہ کروں۔ اور اسی کے رحم سے امید رکھتا ہوں۔ کہ تقریب افتتاح میں شامل ہو سکوں گا۔

یہ مسجد خدا تعالےٰ کے عظیم الشان نشانات میں سے ایک نشان ہے۔ کن حالات میں اس مسجد کی تعمیر کا آغاز ہوا۔ اس سے میں پورے طور پر واقف ہوں۔ مسجد کی تعمیر کے وقت مالی مشکلات بے حد تھیں۔ کوئی صورت اس کی تعمیر کی نہیں ہو سکتی تھی۔ لیکن خدا تعالےٰ نے غیب سے ایسے سامان پیدا کر دیئے۔ کہ ہم لوگ ہی جو یہاں ہیں۔ اس قدرت نمائی کا پورا اندازہ کر سکتے ہیں۔ اس مسجد کی تعمیر کے متعلق ہمارے مخالفوں نے اپنی دقیقہ دوانیوں سے فرق نہیں کیا۔ جو وہ اختیار کر سکتے تھے۔ جب بعض لوگوں نے ان میں سے کسی سے پوچھا۔ تو انہوں نے یہ کہکر ٹال دیا۔ کہ کوئی مسجد نہیں بنی محض اشتہارات ہیں۔ اور بعض نے کسی خیالی اور وہمی مسجد کا حوالہ دیدیا کہ وہاں تعمیر ہو رہی ہے۔ لیکن ان تمام حالات میں مسجد کا کام جاری رہا۔ اور وہاں سے اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہوتی ہیں۔ عرفانی چاہتا تھا۔ کہ وہ سب سے پہلے اذان وہاں کہے۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ کہ عزیز مکرم ملک غلام فرید صاحب کی درخواست یا تحریک پر پہلی اذان کے لئے ان کو اجازت دی ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح نے پسند فرمایا ہے۔ کہ عرفانی پہلی تکبیر کہے۔ مجھے اپنے آقا کی ہر ادا پسند اور اس کا ہر ارشاد محبوب ہے۔ مجھے یہ سعادت مل جاوے تو میں اس پر بھی زندگی بھر اور مرنے کے بعد میرے بچے اس پر فخر کیا کریں گے

پھر مسجد کے فرش کے لئے ہم کو ضرورت تھی۔ ناظرین الفضل کو معلوم ہے۔ کہ یہ سعادت اللہ تعالےٰ نے خان بہادر سیٹھ اللہ دین صاحب کو دی۔ کہ وہ احمدیت کے مرکز میں سب سے پہلی مسجد کے لئے قالین کا فرش مہیا کریں۔ چنانچہ مسجد میں فرش لگ چکا ہے۔ اور جب ہم اس خوش نما فرش کو دیکھتے ہیں۔ تو بے اختیار دل سے سیٹھ احمد صاحب کے لئے دعا نکلتی ہے۔ اس فرش پر جس قدر سجدات آستانہ احمدیت پر جھکیں گے۔ یقیناً سیٹھ صاحب کے حق میں بھی اجر آئے گا۔ اور اس تحریک کے محرک عرفانی اور اور اس کو کامیاب بنانے والے احباب سیٹھ ابراہیم بھائی اور عبد اللہ بھائی کو بھی انشاء اللہ ثواب ہو گا۔

مسجد کے افتتاح کے لئے بھی ہمارے تفکرات کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ ہم اپنی ناتوانی اور کمزوری کو پورے طور پر محسوس کرتے تھے۔ مگر یہ یقین تھا۔ کہ خدا تعالےٰ کوئی غیب سے سامان کر دے گا۔ میرے دوست مجھ کو تجویزی انسان کہا کرتے ہیں۔ میں اپنے لئے اس قسم کے خطابات کو عزت ہی کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ اس لئے کہ بہت سی تجاویز جن کا میں نے نقش اول پیش کیا۔ آخر ان پر عمارتیں تعمیر ہو گئیں۔ اس لئے میں بھی تجاویز

کرے سے کبھی ڈرتا نہیں۔ میری رائے میں مسجد کو آباد رکھنے کے لئے اور اس کی صفائی وغیرہ امور کی طرف پوری توجہ اور نگہداشت کے لئے ایک مستقل آدمی کی ضرورت ہے۔ جو موذن بھی ہو اور اس کو صاف رکھے۔ آنے جانے والوں کے لئے ہر وقت آمادہ رہے۔ کہ وہ مسجد کے متعلق پوری واقفیت بہم پہنچاتے وقت سلسلہ کی تبلیغ بھی کرتا رہے۔ یہ کام مبلغین کا نہیں ہے۔ یا ان میں سے ایک محض اسی کام کے لئے وقف ہو جائے گا۔ لوگ آتے ہیں۔ اور مسجد کو دیکھتے ہیں۔ یہ ضرورت واقعی ضرورت ہے اور دوسری طرف سلسلہ کے بڑھتے ہوئے اخراجات کسی ایک آدمی کا مزید خرچ برداشت کرنے کی شاید اجازت نہ دیتے ہوں۔ اور یہ خرچ کسی صورت میں ڈیڑھ دو ہزار سالانہ سے کم نہیں ہوگا۔ اس لئے ناظرین سے التماس ہے۔ کہ وہ دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ کوئی سامان اس کے لئے پیدا کر دے۔

میں انگلستان سے جماعت کو اس عظیم الشان کام کے کامیابی سے سرانجام دینے پر مبارکباد دیتا ہوں۔ یہ ظلم ہوگا۔ اگر مولانا درد کی شبانہ روز محنت اور کوشش کا ذکر نہ کیا جاوے۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ وہ قریباً اس مسجد کی تعمیر کے کام میں دیوانہ ہو رہے ہیں۔ اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کا عملی مزا اٹھایا۔

تا نہ دیوانہ شدم ہوش نیامد بسرم
اے جنوں گرد تو گردم کہ چہ احسان کردی

درد صاحب کی خوبیٔ قسمت قابل رشک ہے (میرے لئے نہیں کہ خدا تعالےٰ نے مجھے اس سعادت میں شرکت کا حصہ اور موقعہ دیا۔) کہ تعمیر مسجد کا کام ان کے ہاتھوں سرانجام ہوا۔ اور ایسے حالات میں کہ مالی مشکلات کے بادل سر پر تھے۔ میں نے ان کامیابیوں کی خوشبو کو اسی دن مزے سے سونگھا تھا۔ جب حضرت نے اپنے ہاتھ سے درد صاحب کو کلید دی تھی۔ میں ان کی اس کامیابی کو نہایت مسرت سے دیکھتا ہوں۔ اور اپنے پیارے اور دلی دوست اور بھائی حضرت ماسٹر قادر بخش صاحب مرحوم کے درجات کی بلندی کی دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے پیچھے ایسا قابل اور سلسلہ کے لئے جان نثار بچہ چھوڑ گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی دوسری اولاد کو بھی ایسی نعمتوں سے مالامال کرے۔ اور میری اولاد کو بھی۔ آمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے انفاس طیبہ کا ایک نمایاں اثر

جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ مقامات اور اوقات میں کوئی خاص اثر اور جذب نہیں ہوتا وہ احمق ہیں۔ صفا اور مروہ کو خدا تعالےٰ نے شعائر اللہ قرار دیا ہے۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے برکات اور فیوض میں کوئی کمی نہیں آئی۔ اگر ہم اپنی استعدادوں سے کام نہ لیں۔ یہ ہمارا نقص ہے۔ قادیان کی برکات سے محض قادیان ہی متمتع نہیں اٹھا رہی۔ میں نے تو تاثیرات انفاس کو یہاں لنڈن میں بھی محسوس کیا ہے۔ اور درد صاحب نے تو اس احساس کا اظہار ایک خطبہ میں کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز یہاں اگست کے اواخر میں پہنچے اور اکتوبر کے اواخر تک رہے۔ اور ان ایام میں سلسلہ کی تبلیغ و اشاعت اور آپ کی اور آپ کے خدام کی مصروفیت کا جو عالم تھا۔ اسے مصور کا قلم بھی بیان نہیں کرسکتا۔ اس کا یہ عجیب اثر ہے۔ کہ ان ایام میں اب بھی سلسلہ کی تبلیغ و اشاعت کے لئے بعض خاص حالات اور جذبات پیدا کرنے والے واقعات رونما ہو جاتے ہیں۔ ۱۹۲۴ء میں تو خود حضرت موجود تھے۔ ۱۹۲۵ء کے انہیں ایام میں سٹار کے کارٹون وغیرہ کے واقعات پیش آئے اور مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہوگیا ۱۹۲۶ء کے انہیں ایام میں مسجد کے افتتاح کے لئے زبردست تحریک ہے۔ اور سلسلہ کی اشاعت کے بعض ایسے سامان خود بخود پیدا ہو گئے۔ کہ اگر مجھے ان کے اظہار میں یہ امر مانع نہ ہوتا کہ بعض لوگ ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تو میں کھول کر بیان کرتا لیکن میں اسی قدر لکھنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ کہ ان ایام میں تین سال کا تو میرا ذاتی تجربہ ہے۔ کہ یہاں نہایت جوش افزا کام ہوتا ہے۔ اور آئندہ کے لئے تو یقین قوی اور کامل ہو گیا ہے۔ خدا تعالےٰ نے تعمیر مسجد کی توفیق عطا فرمادی ہے۔

ایک عجیب بات

الفضل کے ناظرین کو معلوم ہوگا۔ کہ جب اس مسجد کے لئے تجویز کی گئی غالباً ۱۹۲۱ء میں تو ان ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح ڈلہوزی پہاڑ پر تھے۔ میں تو اس وقت حیدرآباد تھا۔ لیکن اس جلسہ کی کیفیت محترم بھائی عبدالرحمٰن صاحب نے مجھے لکھ کر بھیجی تھی۔ جو غالباً ڈین کنڈ پر ہوا تھا۔ اور مسجد کی تعمیر پر ایک مشاعرہ ہوا تھا۔ (میں ایڈیٹر صاحب الفضل سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ ان نظموں کو مکرر شائع کریں۔ وہ آج ایک پیشگوئی ثابت ہوتی ہیں) اور حضرت خلیفۃ المسیح نے ہر شخص کو کچھ نہ کچھ کہنے کا ارشاد فرمایا تھا اور اب جب کہ وہ مسجد تعمیر ہو کر کھل رہی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پھر ڈلہوزی پر ہیں۔ اور وہ خواب اس وقت گویا خواب ہی تھا، آج پورا ہو رہا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک اور ہم سب اس کے دیکھنے کے لئے خدا کے فضل سے زندہ ہیں ثم الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ایک عظیم الشان شہاب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ماموریت کے ابتدائی ایام کے ذکر میں لکھا ہے۔ کہ اس وقت آسمان پر بہت سے ستارے ٹوٹتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پر بہت تفصیل سے آئینہ کمالات اسلام میں (اگر میں غلطی نہیں کرتا) بحث کی ہے۔ میں خود اس وقت بچہ تھا۔ مگر باہوش میں نے اس نظارہ کو آسمان پر دیکھا تھا۔ اور مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ ہمارے گھر میں سب لوگ کہتے تھے۔ کہ اب امام مہدی آئے گا۔ نہ گھر والے بلکہ عموماً سب کہتے تھے۔ غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان شہابوں کو بعض عظیم الشان واقعات کا پیش خیمہ بتایا ہے۔ اگرچہ وہ طبعی اسباب اور حالات کے ماتحت پیدا ہوتے ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ کی سنت بعض عظیم الحوادث امور کے لئے ان کو نشان بنا دیتی ہے۔ یہاں دوشنبہ ۶ و ۷ ستمبر ۱۹۲۶ء کی درمیانی رات کو پونے دس بجے ایک عظیم شہاب ٹوٹا جس نے تمام انگلینڈ کو سراسیمہ کر دیا ہے۔ انگلستان کا ایک اخبار ڈیلی ایکسپریس مورخہ ۸ ستمبر لکھتا ہے:۔

"تمام انگلستان اس انتشار نور کے اسرار کے متعلق بحث میں مصروف ہے۔ جو دوشنبہ کی رات کو پونے دس بجے یارک شائر کے شمال سے لے کر جنوبی لنڈن تک تمام ملک کو عبور کرتا ہوا چلا گیا تھا"

یہ مختلف رنگوں میں ظاہر ہوا ہے۔ عام طور پر سرخ سفید سبز اور نیلگوں تھا۔ اور کئی سکنڈ تک یہ روشنی چکاچوند کرتی رہی۔ شمالی جانب اس کے ساتھ بہت بڑی آواز بھی تھی جس نے لوگوں کو خوف زدہ کر دیا۔ اور بعض عمارات کو ہلا دیا۔

مختلف اقوال اور خیالات کا اس پر اظہار ہوا ہے۔ لیکن سر فرینک ڈیسن شاہی اسٹرانومر اور دوسرے ماہرین نے بتایا ہے۔ کہ ایک بہت بڑا شہاب ٹوٹا ہے۔

بہر حال اس کے تفصیلی حالات اگر ضرورت ہوئی بعد میں لکھے جاویں گے۔ لیکن یہ تو واقعہ ہے۔ کہ ایک بہت بڑا شہاب ٹوٹا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انگلستان میں انشاء اللہ العزیز کوئی بہت بڑا مذہبی انقلاب ہونے والا ہے۔ اور وہ ہمارے حق میں بابرکت ہوگا۔ اندر ہی اندر ہزاروں روحیں تیار ہو رہی ہیں۔ الواح قلوب عبودیت کے اثرات سے صاف ہو چکے ہیں۔ ان پر نقوش اسلام نہایت آسانی سے کندہ ہو سکتے ہیں۔ اگر اس کے لئے فرزندان اسلام متحدہ کوشش کریں۔

ایک اور امریکن تیراک عورت

میں نے کسی پچھلے خط میں ایک امریکن ناکتخدا لڑکی کے عبور چینل کی کہانی لکھی تھی۔ اس کے بعد ایک اور امریکن خاتون مسز کورسن نے چینل کو تیر کر عبور کیا ہے۔ یہ عورت دو بچوں کی ماں ہے۔ اس کے ساتھ ایک انگریز مرد نے بھی تیر کر نکل جانے کی کوشش کی تھی۔ مگر افسوس ہے۔ وہ کامیاب نہ ہو سکا جب یہ عورت تیر کر کنارے پر پہنچی۔ تو تکان وضعف کی وجہ سے قریباً بے ہوش ہو گئی۔ اسے صرف اتنا یاد رہا۔ کہ وہ کنارے

پرپہنچ گئی ہے۔ اور اس کے خاوند نے اس کو پکڑ لیا۔ اور اس کی کامیابی پر مسرت کا بوسہ دیا۔ اس کامیاب خاتون نے کہا کہ میں نے یہ عزم کر لیا تھا۔ کہ میں چینل کو عبور کرونگی۔ اس کے لئے میں نے ہر قربانی کو ضروری سمجھا۔ اپنا گھر اپنے ننھے بچے اس مقصد کے لئے پیچھے چھوڑ دئیے ہیں میں اپنی زندگی کا یہ ایک مقصد سمجھتی تھی۔ اور اس کے لئے زندہ تھی۔

اس کو کوئی کچھ سمجھے لیکن اولوالعزمی کی ایک مثال ہے خدا تعالیٰ نے جو اپنا ایک قانون کلا نمد ھٰؤلاء کا قرار دیا ہے۔ اس کا ایک بدیہی ثبوت ہے۔ استقلال اور ہمت کے ساتھ جب انسان کسی کام کے لئے کمر باندھ لیتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اسے کامیاب کر دیتا ہے۔

اس عورت کے بعد ایک جرمن عورت نے بھی اپنی تیراکی کا کمال دکھایا۔ اور عبور کیا۔ برلن پہنچنے پر اس کے اہل ملک نے بہت بڑی قدر کی ہے۔ اور اس کا جلوس نکالا ہے۔

کٹک میں احمدیہ مسجد

کٹک میں مسجد احمدیہ کے نہ ہونے سے جو تکلیفیں تھیں خدا تعالیٰ نے ان کو رفع کرنے کے سامان پیدا فرما دئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ ۲۹ ستمبر کے ہفتہ وار جلسہ میں جبکہ یہ تجویز پیش ہوئی۔ کہ جہاں تک جلد ہوسکے۔ مسجد احمدیہ تعمیر کی جائے۔ اور ایک قطعہ اراضی کی بابت کے متعلق بحث ہو رہی تھی۔ تو دوران بحث میں ہمارے معزز بھائی مولوی سید ضیاء الحق صاحب نے جو دریا دلی و عالی حوصلگی میں ہماری جماعت اوڑیسہ میں بے مثل و بے نظیر آدمی ہیں نہایت اخلاص کے ساتھ اپنی مملوکہ زمین کا ایک قطعہ مسجد احمدیہ کٹک کے لئے پیش کر دیا۔

چنانچہ مولوی صاحب موصوف نے ۴۰×۴۰ فیٹ زمین مسجد کے واسطے وقف کر دینے کا پکا وعدہ کیا۔ اور آج سرزمین پر جا کر کافی جمیع احباب اس زمین مذکورہ کو ناپ تیار اور برادرم مولوی سید محمد زاہد صاحب کو وثیقہ کی تیاری و رجسٹری وغیرہ کرنے کی ہدایت کی۔ اور جماعت کے چند احباب کو جلد کام شروع کرنے کے لئے تاکید فرمائی۔

ہمارے امیر صاحب نے جماعت کے واسطے جو ایثار و قربانی کا نمونہ دکھایا ہے۔ امیر جماعت احمدیہ کٹک جس قدر فخر کرے۔ وہ کم ہے اور اس کے واسطے ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور خدا سے دعا مانگتے ہیں کہ وہ آپکی اور آپکی اہلیہ محترمہ صاحبہ کی عمر دراز کرے اور آپکو اولاد نرینہ عطا فرمائے۔ احباب امیر صاحب کی دینی و دنیوی ترقی اور مسجد کی تکمیل کے لئے دعا کریں۔ خاکسار سید گوہر علی جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ کٹک

شذرات

(۱)

سیدھی راہ اور نبوت

مولوی عبدالماجد صاحب فلسفی بی اے تحریر کرتے ہیں:-

"یہ سیدھی راہ محض عقل سے کام لینے اور مادی حواس کے ساتھ محدود و مقید عقل کی زور آزمائیوں سے حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ انعام پائے ہوئے اشخاص فضل و رحمت حاصل کئے ہوئے افراد کی راہ پر چلنے سے ہاتھ آتی ہے۔ یہ انعام پائے ہوئے لوگ کون ہیں۔ اس کے حل کے لئے بھی قرآن مجید سے باہر جانے کی ضرورت نہیں۔ اس کی تصریح بھی کتاب مبین ہی میں موجود ہے۔ الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین۔ یہ انعام پائے ہوئے لوگ پیمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحون ہوئے ہیں۔ ایک دوسرے مقام پر حضرت موسیٰ و ہارون و اسمٰعیل و ادریس علیہم السلام کا نام لیکر ذکر فرمانے کے بعد ارشاد ہوتا ہے۔ اولئک الذین انعم اللہ علیہم من النبیین من ذریۃ آدم۔ یہ وہ لوگ ہیں اولاد آدم میں پیمبروں میں سے جن کو اللہ نے اپنے انعام سے نوازا ہے۔ ان کے علاوہ بھی کلام الٰہی میں متعدد مقامات پر انعام پانے کا ذکر حضرات انبیاء اور دوسرے نیک بندوں کے لئے آیا ہے۔ گویا صراط مستقیم یا سیدھی راہ اسی راہ کا نام ہے۔ جس پر اللہ کے نیک بندے چلتے آئے ہیں۔ اور اسی پر چلنے کی توفیق چاہنا ہر بندۂ مومن کا فرض ہے۔"

(رسالہ درویش دہلی یکم ستمبر ۱۹۲۶ء)

نامعلوم اس قدر وضاحت بیان کے بعد بھی امکان نبوت سے کیونکر انکار کیا جا سکتا ہے۔ آج صراط مستقیم کا معیار کیوں اتنا گرایا جاتا ہے۔ کہ پچھلے زمانوں میں تو نبوت اس میں شامل ہوتی تھی۔ مگر اب نہیں؟ کیا اب "سیدھی راہ" وہ راہ نہیں؟ یا نبوت نعمت اور ہدایت نہیں رہی؟

(۲)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ اور موجودہ مسلمان

"یہودیوں کے ساتھ آپ داد و ستد کرتے تھے۔ نصاریٰ کے وفد کو آنحضرت صلعم نے مسجد نبوی میں ٹھہرایا اور ان لوگوں کو ان کے مذہب کے مطابق دعا و بندگی کی اجازت دی۔"

(نظام المشائخ بابت ستمبر ۱۹۲۶ء صفحہ ۴۲)

آہ! کجا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ پاک نمونہ کہ عیسائیوں تک کو اپنی مسجد میں اپنی عبادت ادا کرنے کی اجازت فرمائی۔ اور کہاں موجودہ مسلمان کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والوں (احمدیوں) پر ان کی مساجد کے دروازے بند ہو گئے۔ حالانکہ ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ کی خطرناک وعید بھی ان کے سامنے تھی۔ غور کرنے والو! سوچو کہ کیا یہ لوگ حضور کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔

(۳)

عبدہٗ و رسولہٗ کا مدعا

لکھا ہے:-

"پہلے لفظ عبد اور اس کے بعد لفظ رسول لانے سے یہی ایک مدعا تھا کہ مسلمان یہ سمجھ لیں کہ خدا کی درگاہ میں عبودیت کو ؔ شرف ہے۔ کہ ان میں کوئی کوئی بندہ خدا کی مرضی سے نبی اور مرسل بھی ہو سکتا ہے۔"

(نظام المشائخ ماہ اگست و ستمبر ۱۹۲۶ء صفحہ ۲۲)

یہ اقتباس بالکل واضح ہے کسی شرح کا محتاج نہیں زیادہ بیان۔

(۴)

ایک نبی کی مختلف حیثیات

بعض ناواقف کہدیا کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب اس واسطے صادق نہیں۔ کہ ان کے متعدد دعاوی ہیں۔ وہ مسیح۔ مہدی۔ مجدد وغیرہ ہونے کے مدعی تھے۔ ایسے لوگوں کی واقفیت کے لئے ہم رسالہ "نظام المشائخ دہلی" کا ایک اقتباس پیش کرتے ہیں۔ لکھا ہے:-

"ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام کمالات نبوت پر حاوی اور تمام فضائل رسالت کے جامع ہیں۔ آپ کامل بھی ہیں۔ حکیم بھی۔ خلیفہ بھی۔ موید بھی۔ ہادی بھی۔ امام بھی۔ منذر بھی۔ اور اس سے بھی زیادہ آپ وہ کچھ ہیں۔ جو ہمارے علم سے برتر ہے۔"

(بابت ستمبر و اگست ۱۹۲۶ء صفحہ ۲۳)

کہاں ہیں۔ وہ معاندین جو "مرکب نبی" کا لفظ بولکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہتک کیا کرتے ہیں؟ کیا وہ اپنے ہی ایک بھائی کے پر از صداقت بیان کو مدنظر رکھتے ہوئے آئندہ کے لئے اس سے اجتناب فرمائیں گے۔

خاکسار دفتر و تا جالندھری از خانیوال

اعلان افسر جائداد

صدر انجمن کی اراضیات متصلہ نور ہسپتال جانب دکن اگر کسی صاحب نے خریدی ہیں۔ تو جو ثبوت ان کے پاس ہو۔ وہ افسر جائداد کے دفتر میں پیش فرمائیں۔ اس کے لئے تاریخ طبع اعلان سے ایک ماہ کا نوٹس دیا جاتا ہے اس کے بعد یہ اراضیات از سر نو فروخت کی جائینگی۔

ذوالفقار علی خان - قائمقام ناظر اعلیٰ و افسر جائداد قادیان

مولوی محمد مسعود صاحب کی عربی دانی

خدا تعالیٰ کا قدیم سے یہی قانون چلا آتا ہے۔ کہ اس کے انبیاء کے مخالفین اس کے مرسلین کے مقابلہ میں کبھی کامیاب نہیں ہوتے کیونکہ وہ خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں۔ اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ "کوئی ان پر غالب نہیں آسکتا"۔ خدا تعالیٰ کے انبیاء کے منکرین روحانی علوم کے علاوہ دنیوی علوم سے بھی بے بہرہ ہوتے ہیں۔ اور ان کے مقابلہ میں انبیاء اور ان کی جماعتوں کو ان دونوں قسموں کی نعمتوں سے متمتع کیا جاتا ہے۔

چنانچہ غیر احمدی علماء کی علمی پردہ دری آئے دن ہوتی رہتی ہے۔ پنجاب کے مشہور غیر احمدی مولویوں میں سے ایک مولوی محمد مسعود صاحب ہیں۔ ان کو اپنی عربی دانی پر بڑا ناز ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی مخالفت کرنا ان کا پیشہ ہے۔ کوئی تقریر نہیں ہوتی۔ جس میں وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف بے ہودہ سرائی نہیں کرتے۔ آپ دیہات میں دورہ کرتے ہیں۔ اور ناواقف دیہاتیوں کو ہمارے خلاف بھڑکاتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ۲۰ رجون ۱۹۲۶ء کو آپ موضع سمانہ ضلع گجرات میں تشریف لے گئے۔ اور اپنی عادت سے مجبور ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف یاوہ گوئی شروع کر دی اور کہا۔ کہ مرزا صاحب نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ اگر حضرت عیسیٰؑ زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ تو وہ کیا کھاتے ہیں۔ اور کیا پیتے ہیں مگر مرزائیوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل وامہ صدیقۃ کانا یاکلان الطعام (مائدہ ع ۱۰) میں کانا یاکلان الطعام سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ کھانا کھاتے ہیں۔ اس پر سمانہ کی جماعت کے احباب نے مولوی صاحب کو ردکا۔ اور کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے۔ اب کیا تھا۔ مولوی مسعود صاحب فوراً جوش میں آگئے۔ اور کہنے لگے کہ مرزائیوں کی علمیت دیکھئے کہ چونکہ یہاں کانا آیا ہے۔ اس لئے اسے ماضی قرار دیتے ہیں ان کو اتنا بھی معلوم نہیں۔ کہ کان کے دخل سے ماضی کے نہیں بلکہ مضارع کے معنی ہوتے ہیں۔ جیسے کان اللہ علیما حکیما۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ پہلے خدا علیم اور حکیم تھا۔ اب نہیں رہا۔

ناظرین! مولوی صاحب کی دیدہ دلیری ملاحظہ فرمایئے۔ جانتے تو خود نہیں۔ اور تمسخر دوسروں پر اڑاتے ہیں۔ "الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے"۔

آنجناب کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ جب مضارع پر "کان" داخل ہو۔ تو ماضی استمراری بن جاتی ہے۔ جیسے "کان یفعل" یعنے وہ کیا کرتا تھا۔

اب کانا یاکلان الطعام" میں "یاکلان" مضارع تثنیہ غائب کا صیغہ ہے۔ اور "کانا" اس پر داخل ہوا۔ پس یہ ماضی استمراری ہے یعنی وہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے۔ نہ کہ کھایا کرتے ہیں پھر اسی پر بس نہیں کی۔ بلکہ فرمایا۔ کہ کان کے دخول سے ماضی کے معنے نہیں بنتے۔ مضارع کے معنی ہوتے ہیں۔" دیکھئے مولوی صاحب کو "کانا یاکلان" میں "یاکلان" (مضارع) نظر نہیں آتا۔ صرف "کانا" پر ہی نظر پڑتی ہے۔ بھلا مضارع پر "کان" کے دخول کا اثر معلوم ہو۔ تو "یاکلان" نظر آئے۔

دوسرے یہ کہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ "کان" کے دخول سے ماضی نہیں بنتی۔ حالانکہ عربی کا صریح قاعدہ ہے۔ کہ ماضی مطلق کے پہلے "کان" بڑھانے سے ماضی بعید بن جاتی ہے جیسے "کان فعل" کہ اس نے کام کیا تھا۔ مگر مولوی صاحب کو یہ بھی معلوم نہیں۔ اور اپنی کم علمی کا ثبوت یہ دیا۔ کہ کان اللہ علیما حکیما پیش کر دی۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ سے ہے۔ اور ہمیشہ رہے گا۔ اس کی تمام صفات جیسے پہلے تھیں۔ اب بھی ہیں۔ اور رہیں گی (گو غیر احمدی حضرات خدا تعالیٰ میں قوت ناطقہ کو بند مانتے ہیں) اس لئے اس کے لئے تخصیص ہے۔ پس اس کی صفات پر جب "کان" داخل ہوگا۔ تو اس کا مطلب گرامر کی رو سے یہی ہوگا۔ کہ فلاں صفت خدا تعالیٰ میں تھی۔ مگر چونکہ اس کی تمام صفات قائم ہیں۔ اور معطل نہیں ہوتیں۔ اس لئے ہم اس کے یہ معنے کریں گے۔ کہ وہ صفت اس میں اب بھی ہے۔ مگر انسان پر ایسا قیاس کر لینا قیاس مع الفارق ہے۔ کیا مولوی صاحب حضرت عیسیٰؑ کی بھی تمام صفات کو ہمیشہ تک اپنے حال پر قائم مانتے ہیں؟ فافہم وتدبر۔

الراقم۔ عبد الرحمٰن خادم۔ سکرٹری ینگ مین احمدیہ ایسوسی ایشن گوجرات پنجاب

رپورٹیں بھیجنے والے احباب

بعض احباب نے شکایت کی ہے۔ کہ وفدوں کی جو رپورٹیں الفضل میں بغرض اشاعت بھیجی جارہی ہیں۔ وہ الفضل میں شائع نہیں کی جاتیں۔ واقعات کی بناء پر ایسی شکایات درست نہیں کیونکہ اس وقت تک بیرونجات سے آئی ہوئی رپورٹیں عام اس سے کہ وہ وفود کے متعلق تھیں یا عام جلسوں اور مباحثوں کی بابت سب کی سب درج اخبار ہو چکی ہیں۔ اور آج جبکہ ۴ر اکتوبر ہے ہمارے پاس ایک بھی رپورٹ ایسی نہیں۔ جو باہر سے آئی ہو۔ اور درج اخبار نہ ہو چکی ہو۔ سوائے اس ایک رپورٹ کے جو انجمن احمدیہ حیدرآباد دکن کی طرف سے کل ہی وصول ہوئی ہے۔ اور جو انشاء اللہ العزیز آئندہ اشاعت میں چھپ جائیگی۔

رپورٹوں کے شائع کرنے کے متعلق ہم نے یہ انتظام کیا ہوا ہے۔ کہ جس تاریخ کو کوئی رپورٹ ہمیں موصول ہوتی ہے۔ وہ تاریخ اس پر ثبت کر دی جاتی ہے۔ اور پھر ان تاریخوں کے لحاظ سے جو رپورٹوں پر ثبت کی جاتی ہیں۔ ان کو باوجود قلت گنجائش کے افزائش گنجائش پیدا کر کے چھاپ دیا جاتا ہے۔ اب اگر کوئی رپورٹ ہی ہم کو دیر سے ملتی ہے۔ تو اس کی باری دیر ہی میں آئے گی یہ تو ہو نہیں سکیگا۔ کہ جو پہلے آئی ہوئی رپورٹیں ہیں۔ ان کو چھوڑ کر اسے چھاپ دیا جائے۔ یہی ہو گا۔ کہ اس پر تاریخ ثبت کر کے رکھ دیا جائے اور جب باری آئے تو چھاپ دیا جائے اور یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ دوسرے اہم مضمون جن کا شائع کرنا ایک اخبار کے لئے ازبس ضروری ہوتا ہے۔ معرض تعویق والتوا میں ڈالدئے جائیں۔ گنجائش سے زیادہ ہم ان رپورٹوں کو اخبار میں جگہ دے رہے ہیں۔ شکایت کرنے والے اصحاب غالباً یہ بھول جاتے ہیں۔ کہ ان کے ماسوا اور مقامات میں بھی جلسے ہوتے ہیں۔ اور ان کا بھی حق ہے۔ کہ اپنی اپنی رپورٹ چھپوائیں۔ پھر شائد بعض احباب کی یہ شکایت ہو کہ ان کی مرسلہ رپورٹ جیسی کہ انہوں نے بھیجی ہے۔ من وعن نہیں چھاپی گئی۔ سو اس کے لئے ہم نہایت ہی مؤدبانہ طور پر عرض کریں گے۔ کہ وہ اس میں ایڈیٹر کو معذور و مجبور سمجھتے ہوئے اس کے حق قطع و برید کو اس کے لئے محفوظ رہنے دینگے۔ کہ بلحاظ بعض اخباری ضروریات و مصالح کے ایسا کرنا ناگزیر ہے"۔

وفد نمبر (۱) کا پروگرام

بسلسلہ پروگرام مندرجہ اخبار الفضل ۳۱ر اگست ۱۹۲۶ء مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ وفد نمبر ۱ کا ۸ر نومبر ۱۹۲۶ء کے بعد حسب ذیل پروگرام ہوگا:۔

مقام	تاریخ	مقام	تاریخ
پٹنہ	۹-۱۰ر نومبر	بھٹنڈہ	۲۵-۲۶ر نومبر
مسکرا کانپور	۱۱ تا ۱۴ "	فرید کوٹ	۲۷-۲۸ "
اٹاوہ	۱۵-۱۶ "	قصور	۲۹-۳۰ "
علی گڑھ	۱۷-۱۸ "	پٹی	۱-۲ دسمبر
دہلی	۱۹-۲۰-۲۱ "		
امروہہ	۲۲-۲۳ "		

خاکسار:۔ فتح محمد سیال (ایم اے)
ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان دار الامان

انجمن احمدیہ لاہور کا دوسرا سالانہ جلسہ

انجمن احمدیہ لاہور کا سالانہ جلسہ آج ۱۲ر ستمبر ۱۹۲۶ء سے مسجد احمدیہ لاہور میں شروع ہے۔ افتتاح جناب حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے تلاوت قرآن شریف فرما کر بعد پانچ بجے شام بصدارت حضرت علامہ حافظ روشن علی صاحب کیا۔ تلاوت قرآن شریف کے بعد حسب اعلان جناب مولوی علی محمد صاحب مولوی فاضل کی تقریر وفات مسیح پر ہوئی۔ آپ نے نہایت وضاحت سے اس موضوع پر روشنی ڈالی۔ اور فتح البیان جلد ۲ صفحہ ۹۸ کے حوالہ سے ثابت کیا۔ کہ حضرت عیسےٰ کے رفع کا عقیدہ عیسائی زمسلموں کے ذریعہ سے آیا۔ اور کہ پہلے لوگ اور آئمہ اس کے خلاف تھے۔ اور حافظ ابن تیم نے توصاف لکھدیا کہ رفع جسدی کا خیال قرآن و حدیث سے ثابت نہیں ہوتا۔ تقریر کے بعد تین اشخاص نے سوالات کئے۔ جن کے جواب دیئے گئے۔

دوسرا اجلاس آٹھ بجے کے بعد شروع ہوا۔ نظم کے بعد حضرت علامہ حافظ روشن علی صاحب نے اپنی تقریر صداقت مسیح موعود پر شروع کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں ویقول الذین کفروا لست مرسلاً قل کفی باللہ شہیداً بینی وبینکم ومن عندہٗ علم الکتاب تلاوت فرما کر شروع کی۔ اور صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہایت عمدہ پیرایہ میں سمجھایا۔

دوسرے دن ۱۳ر ستمبر۔ جلسہ بعد نماز عشاء شروع ہوا۔ حافظ روشن علی صاحب کی تقریر مسیح موعودؑ کی خدمات اسلام پر تھی۔ چونکہ حافظ صاحب کئی روز سے متواتر لیکچر دے رہے تھے۔ اور یہاں لاہور آکر بھی ۱۲ دسمبر کو موضع گنج میں جو انجمن لاہور کی شاخ ہے۔ تقریر فرمائی اور شام کو بھی تقریر کی۔ اور آج بھی عورتوں میں لیکچر دیا۔ اور اس کے علاوہ متفرق اوقات میں متفرق معترضین کے ساتھ گفتگو فرماتے رہے۔ اس لئے ان کا گلا بیٹھ گیا۔ چنانچہ آپ نے اپنے بیمار گلے کے ساتھ ہی اظہار اپنی معذوری کا اظہار کیا۔ اور اپنی جگہ اپنے شاگرد مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل کو اسی موضوع پر تقریر کرنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف پونے نو بجے کھڑے ہوئے۔ پیشتر اس کے کہ میں مولوی صاحب کی تقریر کے متعلق کچھ عرض کروں۔ یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ آج کا پہلا وقت جناب شیخ محمد یوسف صاحب (سردار سنگھ) ایڈیٹر اخبار نور کے لئے پروگرام میں رکھا گیا تھا۔ لیکن چونکہ آپ تشریف نہیں لاسکے۔ اس لئے صاحبزادہ عبد الوہاب صاحب خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس موضوع پر فی البدیہ کھڑے ہو کر تقریر فرمائی۔

حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب جولائل پور جاتے ہوئے چند گھنٹے لاہور ٹھیرے تھے۔ اس وقت صدر جلسہ تھے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میں نے یورپ اور امریکہ کے سفر میں دیکھا ہے۔ کہ ہندوستان سے باہر جا کر ہندوستان کی اقوام بڑی محبت اور یکجہتی سے رہتی ہیں۔ اور بالکل ان میں کسی قسم کی منافرت یا تعصب نہیں ہوتا۔ حالانکہ بہت بڑی بڑی تعداد میں بھی بعض مقامات پر رہتی ہیں۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ میں نے اس پر بہت غور کیا۔ کہ یہ کیا وجہ ہے۔ کہ ہندوستان سے باہر ہندو سکھ اور مسلمانوں میں کوئی قومی اختلاف نہیں ہے۔ تو اس کی وجہ یہ معلوم ہوئی۔ کہ ہندوستان کے باہر ہندو سکھ اور مسلمان آپس میں چھوت چھات نہ کرنے کی وجہ سے ہر بات میں آپس میں متحد رہتے ہیں۔

غرض مولوی عبد الغفور صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمات اسلام پر تقریر شروع کی۔ کہ سچے مدعی کے سب کے سب لوگ ماننے یا انکار کرنے والے نہیں ہوتے۔ بعض اس کے واسطے جان تک دیدینے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ اور اس کے خلاف بعض اس قدر مخالف ہوتے ہیں۔ کہ اس کو نابود کرنے کے واسطے اپنی جان تک کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پرکھنے کے لئے پچھلے انبیاء کی مثالوں کو دیکھنا ضروری ہے۔ تاکہ دیکھا جائے۔ کہ وہ اس معیار پر ٹھیک اترتے ہیں یا نہیں جو پہلے انبیاء نے اپنی سچائی کے لئے قائم فرمائے۔ غرض مولوی صاحب کی تقریر دو گھنٹہ سے زیادہ عرصہ تک جاری رہی۔ اور سامعین آپ کی پرزور تقریر کو تسلی اور اطمینان سے سنتے رہے۔

تیسرے دن ۱۴ر ستمبر پہلی تقریر جناب مولوی علی محمد صاحب مولوی فاضل نے "مسلمانوں کی ترقی کا راز" پر کی۔ آپ نے ترقی کے معنے اور ترقی کی تقسیم کرتے ہوئے کہ ترقی یا تو ذاتی ہوتی ہے یا قومی یا پھر دنیاوی ہوتی ہے یا روحانی اپنی تقریر کو نہایت کامیابی کے ساتھ ختم کیا۔ مولوی صاحب کی تقریر ایک گھنٹہ سے زیادہ عرصہ تک رہی۔ اور سامعین اطمینان اور توجہ کے ساتھ آپ کی تقریر کو سنتے رہے۔

دوسری تقریر مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل کی آنحضرت صلعم خاتم النبیین ہیں کے موضوع پر ہوئی۔ آپ نے ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین تلاوت فرما کر کہا۔ کہ ہم آنحضرت صلعم کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ اور کوئی وجہ نہیں جبکہ قرآن کریم آپ کو خاتم النبیین کہتا ہے۔ ہم خاتم النبیین نہ مانیں۔ یہ محض ہماری نسبت غلط فہمی پھیلائی جاتی ہے۔ کہ ہم ایسا نہیں مانتے۔ چنانچہ آپ نے تائید بیان کے لئے کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ حضرت مسیح کی کتب انجام آتھم صفحہ ۲۷ و ۲۸۔ کرامات الصادقین۔ صفحہ ۱۲۵۔ سراج منیر صفحہ ۲۔ ایام الصلح صفحہ ۸۶ مواہب الرحمٰن صفحہ ۶۶ وغیرہ سے متعدد حوالے پیش کئے۔ اور بتایا۔ کہ اس کے علاوہ متعدد مقامات میں حضرت مسیح موعودؑ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین مانا ہے۔ کتب اسوقت موجود ہیں۔ اگر کوئی صاحب تسلی کرنا چاہیں۔ تو وہ دیکھ سکتے ہیں۔ ہم آنحضرت صلعم کی شان کو اس سے بہت بڑھ کر مانتے ہیں۔ جو ہمارے غیر احمدی دوست اعتقاد رکھتے ہیں۔ ہم آنحضرت صلعم کو نہ صرف یہ مانتے ہیں۔ کہ وہ نبوت کے کمال اور انتہائی درجہ پر تھے۔ بلکہ یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ وہ نبی گر بھی ہیں۔

مولوی صاحب نے نہایت پرزور طریق سے ڈیڑھ گھنٹہ قرآن، حدیث و اقوال بزرگان و دیگر عقلی دلائل سے تقریر کی۔ جسے سامعین خاموشی اور توجہ سے سنتے رہے۔ بعد اختتام شیخ عبد الحمید صاحب قائم مقام امیر جماعت احمدیہ لاہور نے بحیثیت صدر جلسہ کے سامعین کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ اگر کسی صاحب کو کوئی اعتراض ہو یا تشریح طلب امور کی تشریح چاہتے ہوں۔ تو وہ اپنے نام لکھ کر دیدیں۔ تاکہ ان کو باترتیب اپنے اعتراضات کے پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ چنانچہ تین صاحبوں نے اپنے نام دیئے۔ جن کو سوالات کے موقع دیئے گئے۔ بعض غیر متعلق اعتراضات کے بھی جواب دیئے گئے۔

(سید دلاور شاہ سیکرٹری تبلیغ لاہور)

انجمن احمدیہ چکوال کا تبلیغی جلسہ

گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی تبلیغی پروگرام میں چکوال کو نظر انداز کر دیا گیا تھا۔ مگر ہماری درخواست پر جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے وفد نمبر ۲ کو ایک دن کیلئے یہاں بھیجدیا۔ گو وقت تنگ تھا۔ مگر تاہم بذریعہ اشتہارات اور منادی عام اطلاع کر دی گئی۔ اور معززین و رؤسا کو بذریعہ خطوط دعوت دی گئی۔ غرض ۱۷ر ستمبر کو ۱۲ بجے وفد چکوال سٹیشن پر پہنچا۔ ۲ بجے کے قریب بصدارت سید فخر الاسلام صاحب مسجد احمدیہ میں کارروائی جلسہ شروع ہوئی۔ سب سے پہلے مولوی عبد الغفور صاحب نے جماعت احمدیہ کو اپنے فرائض کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ تبلیغ ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ کوئی شخص اس سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ ۴ بجے کے قریب جناب حافظ روشن علی صاحب کا لیکچر ہوا۔ حافظ صاحب نے نہایت واضح طور پر بیان کیا۔ کہ ہم احمدی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود (ع۔م) کی صداقت اور نبوت کو بیان فرمایا۔ اخیر میں چندان مشہور پیشگوئیوں کی وضاحت فرمائی جن پر لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ یہ پوری نہیں ہوئیں۔ حافظ صاحب کے لیکچر کے وقت غیر احمدی بھی کثرت سے آئے ہوئے تھے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے تمام لیکچر کو سامعین نے نہایت توجہ سے سنا اور کافی تبلیغ ہوگئی۔ خواجہ شمس الدین صاحب احمدی کے مکان پر رات کے وقت مولوی عبد الکریم صاحب نے احمدی اور غیر احمدی مستورات میں وعظ فرمایا

(سید فخر الاسلام چکوال)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی نایاب کتب چھپ گئیں

چند ہی سال گذرے۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہت سی تصانیف سرمایہ کی کمی سے دوبارہ نہ چھپنے کے باعث نایاب ہو رہی تھیں۔ اور احباب کو دگنی چوگنی بلکہ بعض دفعہ دس گنی قیمت پر بھی ملنا محال تھیں۔ اور یہ ایک ایسا تکلیف دہ امر تھا۔ کہ جس کا احساس کم و بیش ہر احمدی کو ہوا۔ اور سب سے بڑھکر حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اور اسی احساس کے ماتحت حضور نے بعض خدام کو ان نایاب کتب کی طباعت کیلئے سرمایہ جمع کرنے کا ارشاد فرمایا۔ جس پر تئیس چوبیس ہزار روپیہ جمع ہو گیا۔ اور کام جو برسوں سے قلت سرمایہ کی وجہ سے رکا پڑا تھا صیغہ دعوۃ و تبلیغ کی زیر نگرانی شروع کر دیا گیا۔ اور آج جبکہ اس کام کو جاری ہوئے چار سال بھی نہیں گذرے۔ کہ بہت سی بیش بہا اور نایاب تصانیف نہایت اہتمام سے شائع ہو چکی ہے۔ نہ صرف حضرت مسیح موعود کی بلکہ اور بھی کئی ایک مفید اور محققانہ کتب (جن میں سے بعض حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ اور چند دیگر بزرگان سلسلہ کی تصانیف ہیں) طبع ہو چکی ہیں۔ جن کی فہرست مع قیمت درج ذیل ہے:۔ بک ڈپو تالیف و اشاعت جس نے کہ اس قدر قلیل عرصہ میں کافی سے زیادہ لٹریچر شائع کیا ہے۔ احباب کی توجہ اور امداد کا از حد مستحق ہے۔ کیونکہ اس کے لئے جس قدر سرمایہ جمع کیا گیا تھا۔ وہ تمام کا تمام لٹریچر کی طبع و اشاعت میں خرچ ہو چکا ہے بلکہ اس کے علاوہ اور بھی کئی ہزار روپیہ نظارت نے اپنے پاس سے خرچ کر کے بعض کتابیں شائع کروائی ہیں۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اب جبکہ انہیں دگنی چوگنی یا دس گنی قیمت کی بجائے معمولی قیمت پر نایاب سے نایاب کتابیں مل سکتی ہیں۔ تو وہ خود ان کو خریدیں اور پڑھیں۔ بلکہ اپنے اپنے حلقہ اثر میں ان کی اشاعت کی تحریک کریں۔ اس وقت جس قدر نایاب کتب شائع ہو چکی ہیں۔ اگر ان میں سے نصف بھی احباب خرید لیں گے تو اسی سرمایہ سے باقی تمام کتب بھی جلد سے جلد شائع ہو سکتی ہیں۔

ہمیں امید ہے۔ کہ خدا کے مسیح کی قائم کردہ جماعت دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والی جماعت اسلام کے لئے سرفروشی کا اظہار کرنے والی جماعت اس کام میں پیچھے نہ رہے گی۔ اور جہاں تک اس سے ممکن ہو گا۔ ان انمول روحانی جواہر کو جو کوڑیوں کے مول بک رہے ہیں۔ خرید کر اکناف عالم میں پھیلا دے گی۔

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- حقیقۃ الوحی ۳ر
- سرمہ چشم آریہ عہ
- شحنہ حق ۱۲ر
- آئینہ کمالات اسلام ۸ر
- برکات الدعا ۷ر
- شہادت القرآن ۳ر
- انجام آتھم ۱۰ر
- تحفہ قیصریہ ع
- سراج دین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ۱۴ر
- ضرورت الامام ۳ر
- تذکرۃ الشہادتین ۱۴ر
- راز حقیقت ۱۲ر
- ایام الصلح اردو عصہ
- تحفہ غزنویہ ۲ر
- لیکچر سیالکوٹ
- تریاق القلوب
- مواہب الرحمن / دافع البلاء
- تحفہ ندوہ
- ستارہ قیصرہ / سناتن دھرم
- براہین احمدیہ حصہ پنجم
- تجلیات الٰہیہ
- تقریریں
- منن الرحمٰن ۱ے
- فریاد درد ۲ے
- ترغیب المومنین ۳ے
- عا و ۲ و ۳ یہ پہلی دفعہ شائع کی ہیں
- الخطاب الجلیل عربی
- ترجمہ اسلامی اصول کی فلاسفی

کتب و تقاریر حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ

- ملائکۃ اللہ دوسرا ایڈیشن ۱۰ر
- آئینہ صداقت اردو عہ
- ؍ ؍ انگریزی ے
- نجات ۱۳ر
- تحفہ پرنس آف ویلز انگریزی ۱۲ر عہ
- احمدیت یعنی حقیقی اسلام اردو عہ
- ؍ ؍ انگریزی ۸ر
- دعوۃ الامیر فارسی مجلد صہ
- ؍ اردو غیر مجلد عہ
- سوانح احمد انگریزی ۸ر
- احمدیہ موومنٹ عہ

جو جماعتیں اپنے ہاں بک ڈپو کی شاخ کھولنا چاہیں انہیں معقول کمیشن دیا جائے گا۔ شرائط طلب کرنے پر بھیجی جا سکتی ہیں۔

نیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان پنجاب

(اشتہارات) نیٹ بہرا پن (رجسٹرڈ)

کم سننے کان بہنا کان میں طرح طرح کی آوازیں ہونے۔ پردوں کی کمزوری اور کان کی تمام بیماریوں کا مشہور دنیا پر فرض ایک اکسیر اور بے خطا دوا ملبہ اینڈ سنز پیلی بھیت کا روغن گوامات ہے۔ فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔ تین شیشی ایک ساتھ منگانے پر محصولڈاک معاف۔ بادشاہی روغن مسوڑوں سے خون جانے درد پانی لگنے اور دانت کی ہر ایک تکلیف پر مجرب دوائی استعمال کے قابل ہے۔ فی شیشی ۱۲ر۔ دھوکہ بازوں ٹھگوں سے ہوشیار۔ مرض کا شرطیہ علاج کیا جاتا ہے۔ اپنا پتہ صاف لکھیئے۔ پتہ کامل:۔

کان کی دوا ملبہ اینڈ سنز پیلی بھیت۔ یو۔ پی

محافظ دندان

یہ نہایت اعلیٰ درجہ کا خوشبودار خوشرنگ اور خوش ذائقہ پوڈر ہے۔ اس کے استعمال سے ہلتے دانت مضبوط ہو جاتے ہیں اور مسوڑوں سے خون آنا بند ہو جاتا ہے۔ دانتوں کو پانی لگنے کو بے حد مفید پایا۔ منہ دن بھر خوشبودار رہتا ہے۔ دانت نہایت چمکدار اور خوشنما نکل آتے ہیں۔ اور کوئی دانتوں کی بیماری نہیں ہوتی۔ تاکہ آپ نمونہ دیکھکر ہماری صداقت کا امتحان کر سکیں۔ نمونہ کی پڑیہ صرف دو آنے کے ٹکٹ آنے پر مفت روانہ کیجاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۵ر۔ جو صاحب بیکار ہوں یا کم تنخواہ ہو یا دوکاندار ہوں۔ وہ صرف آدھ گھنٹہ اپنے ہی گھر پر کام کر کے کم از کم ایک روپیہ یومیہ نہایت آسانی سے کما سکتے ہیں۔ مفصل اسکیم مفت روانہ کی جاتی ہے۔

سی۔ پی۔ اسٹورز۔ صدر بازار۔ ناگپور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

آنے والی تعطیلات دسہرہ کے لئے تمام نارتھ ویسٹرن ریلوے پر ۹ لغایت ۱۶ اکتوبر دونوں بشمول ہر دو نارتھ ویسٹرن ریلوے مذکور ۵۰ میل سے زیادہ سفر کے لئے بشرح ذیل اسپیشل واپسی ٹکٹ فروخت کئے جائیں گے۔ جو ۲۱ اکتوبر ۱۹۲۶ء تک کار آمد ہو سکیں گے۔

اول و دوم درجہ — ایک طرف کا پورا اور دوسری طرف کا ایک ثلث۔

درمیانہ درجہ — ایک طرف کا پورا اور دوسری طرف کا نصف سوائے کالکا شملہ سیکشن کے کہ اس میں ایک طرف کا پورا اور دوسری طرف کا ایک ثلث چارج کیا جائے گا۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور مورخہ ۲۵ اگست ۱۹۲۶ء

ڈی۔ ایچ۔ بولٹن برائے ایجنٹ

حیرت انگیز نئی کاریگری

ایک دن میں تین شکلیں بدلنے والی

کیمیکل گولڈ سنہری لہریہ دار چوڑیاں

ان کو کاریگر نے اس خوبصورتی سے بنایا ہے۔ کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے۔ پانچسو روپیہ کی چوڑیاں بنوا کر ان کے سامنے رکھ دو۔ پھر دیکھو۔ کونسی خوبصورت اور قیمتی معلوم ہوتی ہیں۔ تجربہ کار سا ہوکار بھی یکایک نہیں بتا سکتا۔ کہ یہ سونے کی نہیں۔ جہاں دکھائیے۔ انہیں کوئی دو سو روپے سے کم نہیں بتا سکتا کسی قسم کی چوڑیاں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ ان کو ہاتھوں میں پہنا کر ان کی بہار دیکھئے۔ گھڑی گھڑی میں ایک نئی طرز معلوم ہوتی ہے۔ دو چار الگ ہو جائیں۔ تو پھول پتی معلوم ہوتی ہیں۔ اور سب مل گئیں۔ تو عمدہ قسم کی بیل معلوم ہوتی ہیں۔ اور سب الگ ہو جائیں۔ تو لہریہ پڑ جاتا ہے۔ ان کو پہن کر عورتیں اگر عورتوں میں بیٹھیں۔ تو وہ عورتیں جو رات دن سونا چاندی پہنتی ہیں۔ انہیں دیکھ کر دنگ رہ جائیں گی۔ اور کہیں گی۔ ہمیں بھی منگا دو۔ سب کی نظر ان پر نہ پڑے۔ تو بات نہیں۔ چمک۔ دمک۔ رنگ ان چوڑیوں کا مثل سونے کے چمکتا رہتا ہے۔ قیمت ایک سٹ بارہ چوڑیوں کا دام ۱۲؍ چار سٹ کے خریدار کو ایک سٹ مفت فرمائش کے ساتھ ناپ آنا ضروری ہے۔ محصولڈاک علاوہ۔

ایس۔ اے۔ اصغر اینڈ کو۔ ٹیپا محل دہلی

حب اٹھرا

(۱) جن عورتوں کے حمل گر جاتے ہوں (۲) جن کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں (۳) جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں (۴) جن کے گھر اسقاط کی عادت ہو گئی ہو (۵) جن کے بانجھ پن کمزوری رحم سے ہوں (۶) جن کے بچے کمزور بدصورت پیدا ہوتے ہوں۔ اور کمزور ہی رہتے ہوں ان کے لئے ان گودبھری گولیوں کا استعمال اشد ضروری ہے۔ فی تولہ عہ۔ تین تولہ کے لئے محصولڈاک معاف۔ چھ تولہ تک خاص رعایت۔

سرمہ نور العین

اس کے اعلیٰ اجزا موتی و ماہیرا ہیں۔ اور یہ ان امراض کا مجرب علاج ہے۔ آنکھوں کی روشنی بڑھانے والا۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ ککرے۔ خارش۔ ناخونہ۔ پھولا۔ ضعف چشم۔ پڑبال کا دشمن ہے۔ موتیا بند دور کرتا ہے۔ آنکھوں سے لیسدار پانی بہنے کو روکنے میں بے مثل ہے۔ پلکوں کی سرخی اور موٹائی دور کرنے میں بے نظیر تحفہ ہے۔ گلی سڑی پلکوں کو تندرستی دینا۔ پلکوں کے گرے ہوئے بال از سر نو پیدا کرنا اور زیبائش دینا خدا کے فضل سے اس پر ختم ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے عہ

مفرح عروس زندگی

معدہ کے تمام نقصوں کو دور کرنے والی۔ مقوی دماغ۔ محافظ روشنی چشم۔ نسیان کی دشمن۔ جگر کو طاقت دینے والی جوڑوں کے درد و نقرس کے درد سینہ کو مضبوط بنانے والی مقوی اعضاء رئیسہ دوائی ہے۔ اس کا روزانہ استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت فی ڈبیہ عہ

مقوی دانت منجن

منہ کی بدبو دور کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں کیسی ہی کمزور ہوں۔ دانت ہلتے ہوں۔ گوشت خورہ سے تنگ آ گئے ہوں دانتوں سے خون آتا ہو یا پیپ آتی ہو۔ دانتوں میں میل جمتی ہو۔ اور زرد رنگ رہتے ہوں۔ اور منہ میں پانی آتا ہو۔ اس منجن کے استعمال سے یہ سب نقص دور ہو جاتے ہیں۔ اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ اور منہ خوشبودار رہتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲؍

المشتہر

نظام جان عبد اللہ جان معین الصحت قادیان،

ممالک غیر کی خبریں

لنڈن یکم اکتوبر۔ رواٹر کو معلوم ہوا ہے۔ کہ امیر فیصل ابن سعود ساؤتھ فیلڈس کی مسجد کی رسم افتتاح کو ادا نہ کرینگے جو پرسوں تیسری اکتوبر کو ہونے والی تھی۔ اس ارادہ کی تبدیلی کی وجہ نہیں معلوم۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے۔ کہ مکہ معظمہ سے ایک تار کے آنے کے بعد ایسا کیا گیا+

لنڈن ۲ اکتوبر۔ مسجد کے افتتاح کے متعلق امیر فیصل نے جو تامل کیا۔ اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ ولایت کے اخبارات میں بعض غلط بیانات شائع ہو گئے تھے۔ جن کو مصری اخباروں نے نقل کیا۔ وہ یہ کہ امام مسجد نے بیان کیا ہے۔ کہ یہ مسجد عیسائیوں کے لئے بھی ایسی ہی کھلی ہے۔ جیسی کہ مسلمانوں کے لئے۔ یہ بیان مکہ معظمہ میں مشہور ہو گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں سے شہزادہ فیصل کو ممانعت کا تار بھیجا گیا+

رواٹر کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ امام صاحب مسجد ساؤتھ فیلڈس اطلاع دیتے ہیں۔ کہ امیر فیصل ابن سعود کو مسجد کی رسم افتتاح کے ادا کرنے کی مکہ معظمہ سے ہدایت موصول ہو گئی ہے۔ اور وہ انشاء اللہ ۳ اکتوبر کو اس میں ایک ہونگے۔ مسجد کی افتتاح کی رسم ادا کریں گے+

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانیہ کے ملک میں کُل ایک لاکھ چالیس ہزار مزدور مختلف کانوں میں کام کر رہے تھے۔ اور گذشتہ دو شنبہ سے دس ہزار تین کو نکالا گیا ہے+

لنڈن ۲۸ ستمبر۔ اخبار ٹائمس کا نامہ نگار مقیم میڈرڈ لکھتا ہے۔ کہ جنرل پریمو دو ریورا نے ایک ملاقات میں بیان کیا۔ کہ مشنری اسمبلی کا تین سال کے بعد خاتمہ ہو جائیگا۔ کہ وزراء کا انتخاب خود کریں۔ جنرل مذکور فوجی عہدہ کے مقابلہ میں وزیر اعظم بننا پسند نہیں کرتے+

نیو یارک ۲۹ ستمبر۔ براکروز سے آیا ہوا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ شہر میں ایک شدید طوفان آیا۔ لیکن اتلاف جان بہت کم ہوا۔ بندرگاہ میں کئی جہاز غرق ہو گئے۔ اور شہر میں بہت سے درخت جڑ سے اکھڑ کر جا پڑے۔ شہر کو بہت سخت صدمہ پہونچا۔ اور چونکہ سلسلہ مواصلات بھی منقطع ہو گیا ہے۔ اس لئے نقصانات کا صحیح حال معلوم نہ ہو سکا۔ طوفان کئی گھنٹہ رہا۔ جس کی رفتار ۱۲۵ میل فی گھنٹہ تھی۔ بعد کی خبروں سے معلوم ہوا۔ کہ ۲۵ لاکھ کا نقصان ہوا ہے۔ فصلیں تباہ ہو گئیں۔ علاوہ دیر الروز کے مقامات جوقہ ویرا پوزطیہ اور یاسکو دیلا نو میں بھی طوفان نے تباہی مچائی۔ مقام جالاپہ میں دو آدمی غرق ہو گئے+

لنڈن ۲۸ ستمبر۔ امتحان سول سروس کے نتیجے سے معلوم ہوتا ہے۔ ۳۰ یورپین اور ۵ ہندوستانی کامیاب ہوئے+

برسلز ۲۶ ستمبر۔ بین الاقوامی پارلیمنٹری تجارتی کانفرنس کے جنرل سکرٹری موسیو بائی کی اطلاع مظہر ہے۔ سر اسٹینلے جانسن ۶ اکتوبر کو ہندوستان روانہ ہو جائیں گے۔ اور کانفرنس مذکور کے ہائی کمشنر کی حیثیت سے آئندہ اجلاس اسمبلی کے شروع ہونے تک پہنچیں گے۔ وائسرائے صاحب آپ کا خیر مقدم کریں گے+

لنڈن ۲۸ ستمبر دار العوام نے ۹۹ آرا کے مقابلہ میں ۴۰۰ آراء سے ضابطہ احوال ناگریز کی بحالی کی تحریک منظور کر لی۔ اور ۵۰ آرا کے مقابلہ میں ۱۹۵ آرا سے اجلاس کو ۹ نومبر تک ملتوی کر دیا+

موٹر سائیکل بنانے والے کارخانے اس بات کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ موٹر سائیکلوں کی آواز نہ ہو۔ اور چلتے وقت خاک بھی زیادہ نہ اٹھے۔ چنانچہ اس ضرورت کو پورا کرنے والی جو سائیکل اولمپیا (لنڈن) کی نمائش میں پیش کی جائے گی۔ وہ چار سلنڈر کی ہوگی+

لنڈن ۲۹ ستمبر۔ وزارت پرواز کے ایک افسر نے ماہرین پرواز کی بین الاقوامی جمعیت کا افتتاح کرتے ہوئے کہا۔ کہ عنقریب تجارتی پرواز جمعیت الاقوام کی جگہ لے لے گی۔ اور اصلی جمعیت الاقوام کے رکن ہوائی کمپنیوں کے مالک ہی ہوں گے+

لنڈن ۲۹ ستمبر۔ مجلس خوراک نے کئی شہروں کے نانبائیوں کی ایک کافی فہرست شائع کی ہے۔ جو روٹی کی قیمت زیادہ وصول کرتے ہیں۔ مجلس کا خیال ہے۔ کہ روٹی کی قیمت ۹ پنس یا دس پنس سے زیادہ نہ ہونی چاہیئے۔ بعض مقامات پر روٹی کی قیمت ایک شلنگ ایک پنس لی جاتی ہے+

لنڈن ۲۹ ستمبر۔ ٹائمز کا نامہ نگار قسطنطنیہ سے لکھتا ہے کہ ترکی میں فنی امداد و اعانت کے لئے ایک رضاکارانہ ٹیکس لگایا جانیوالا ہے۔ یہ ٹیکس انکم ٹیکس پر ۱۰ فیصدی ہوگا۔ جب تک لوگ یہ رضاکارانہ ٹیکس ادا نہ کرینگے۔ اس وقت تک گورنمنٹ انکم ٹیکس کی رسید نہیں دیگی+

جنرل محمد نادر خاں کی جگہ سفارت فرانس کے لئے ع ... فاتح غلام نبی خاں نائب سالار ملکی و نظامی سمت جنوبی ... ہوئے ہیں۔ اور نائب سالار کی جگہ آغائے محمد صدیق خاں ... مقرر ہوئے+

پنج ... ملک معظم ۹ اکتوبر امیر فیصل سے ملاقات فرمائینگے

ہندوستان کی خبریں

امرتسر ۳۰ ستمبر۔ ڈاکٹر کچلو نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے کو جو اطلاع دی ہے۔ اس میں ہے۔ کہ کونسلوں کے بائیکاٹ کے متعلق علمائے کرام نے جو فتویٰ صادر فرمایا تھا۔ وہ اب منسوخ ہو چکا ہے۔ اس لئے میں مجلس وضع قوانین ہند کی رکنیت کے لئے کھڑا ہو رہا ہوں+

بمبئی ۲۹ ستمبر۔ نیشنل کانگریس کی طرف سے مسز نیڈو نے آج مسٹر سی۔ ایف اینڈریوز کو جنوبی افریقہ رواع کیا+

شیلانگ ۲۹ ستمبر۔ آسام میں چانڈو کی قطعی ممانعت کے متعلق آج ایک غیر سرکاری قانون منظور ہو گیا+

کلکتہ ۲۹ ستمبر۔ آج رات کو حکومت بنگال نے ابتدائی تعلیم پر جو ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ اس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ گورنمنٹ اس نتیجہ پر پہنچی ہے۔ کہ سب سے زیادہ سادہ اور مناسب انتظام تو یہ ہے۔ کہ سال ۱۸۸۰ء کے مقامی ٹیکس کے قانون کے طریقہ پر تعلیمی ٹیکس لگا دیا جائے۔ جس کی آمدنی ضلع تعلیمی فنڈ کی ساخت کا موجب ہو۔ یہ فنڈ حکام ضلع کے زیر انتظام ہو۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع مذکور کے بورڈ کا وائس پریذیڈنٹ اس کے اصراف کے مہتمم ہوں+

چٹاگانگ ۲۷ ستمبر۔ دینک جیوتی کو معلوم ہوا ہے۔ کہ پولیس نے رحمن علی میاں کے تالاب کے قریب ۱۳ بم برآمد کئے ہیں۔ تحقیقات کی جا رہی ہے+

پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے آئندہ انتخاب کے لئے سر محمد اقبال۔ ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ ڈی بیرسٹرایٹ لا نے لاہور کے مسلم حلقے کی نمائندگی قبول کرنے کا اعلان کیا ہے۔ مسلمانان لاہور کی کوشش ہے۔ کہ ممدوح بلا مقابلہ منتخب ہو جائیں۔

رنگون یکم اکتوبر۔ پیین کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ۲۹ ستمبر کو پیین کے ڈاکخانہ کا خزانچی دو چپڑاسیوں کی معیت میں سرکاری خزانے کی طرف ۴۰۰ روپے کی رقم جمع کرانے کے لئے جا رہا تھا۔ راستے میں دو برمیوں نے ان کی آنکھوں میں مرچوں کا سفوف ڈال کر اندھا کر دیا۔ اور یہ رقم لے کر بھاگ گئے۔ اس وقت بارش زور سے ہو رہی تھی۔ قزاق ابھی گرفتار نہیں ہوئے+

سکندر آباد ۲۹ ستمبر۔ گلبرگہ کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ پلیگ کی وبا سرعت کے ساتھ پھیل رہی ہے۔ دوکاندار لوگ کثیر تعداد میں جنگلوں کو چلے گئے ہیں۔ شہر کے لوگوں کو سخت دقت کا سامنا ہو رہا ہے+

(منشی عبد الرحمن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)